جملہ حقوق محفوظ

معجزۂ آلِ نبی

(جو)

بچوں کے لئے بہت آسان کر کے چھاپا گیا ہے
اور اس کے اشعار بھی درست کئے گئے ہیں

سنہ ۱۹۲۹ء

دار الاشاعت پنجاب لاہور

قیمت ۱؍ بار دوم

Taj Tahir Foundation

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معجزۂ آلِ نبی

عزیز و حق تعالیٰ کبریا ہے ۔۔۔ شرف جس نے محمدؐ کو دیا ہے
کئے چودہ طبق پیدا خدا نے ۔۔۔ دکھائے معجزے خیر الوریٰ نے
خدا کا دوست ختم المرسلیں ہے ۔۔۔ وصی جس کا امیر المومنیں ہے
سخاوت ختم ہے مولا علیؑ پر ۔۔۔ شجاعت ختم ہے حق کے ولی پر
سنو تم معجزہ آلِ نبیؐ کا ۔۔۔ کروں ذکر سخا حضرت علیؑ کا
سنو اک روز کا یارو بیاں ہے ۔۔۔ سخاوت جس سے حیدر کی عیاں ہے
نماز اک روز پڑھ کر شاہ خیبر ۔۔۔ چلے مسجد سے گھر کی سمت حیدر
چلے آتے تھے گھر کو شاہ ابرار ۔۔۔ ہوا رستے میں اک سائل نمودار
سوال اس نے کیا گھر سے نکل کر ۔۔۔ کہ یا حیدر مری مشکل کو حل کر
سخاوت ہے تری دنیا میں اظہار ۔۔۔ بکے ہو راہِ مولا میں کئی بار
میں عاجز مفلس و مسکیں گدا ہوں ۔۔۔ غریب و بے کس و بے آشنا ہوں

میں تب جانوں تمہیں شاہِ ولایت — کرو حسنین تم مجھ کو عنایت
یہ سُن کر بات سائل کی علیؑ نے — دیا بیٹا حسنؑ اس کو سخی نے
کہا سائل نے تم مشکل کُشا ہو — وہ بیٹا دوسرا بھی اب عطا ہو
یہ فرمایا علیؑ نے اُس گدا سے — تو اس کا ذکر کر خیر النّسا سے
حسنؑ پیارا مرا لختِ جگر ہے — مگر شبّیر زہراؑ کا پسر ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ سبطِ نبیؐ ہے — نبیؐ و فاطمہؑ کا جان جی ہے
تو سائل ہوگا جب بنتِ نبیؐ سے — وہ بیٹا تجکو بخشے گی خوشی سے
اگر شبّیر کا ہوتا میں مُختار — تو کرتا اس کے دینے میں نہ انکار
حسنؑ سے پُوچھا رستے میں گدا نے — دیا مجھ کو تجھے شیرِ خداؑ نے
تری وہ والدہ خاتونِ جنّت — کرے گی دوسرا بیٹا عنایت؟
یہ فرمایا حسنؑ نے اس گدا سے — نہیں واقف ہے؟ تو خیر النسا سے
مری وہ والدہ بنتِ نبیؐ ہے — مرے بابا سے بھی بڑھ کر سخی ہے
تو اُس بی بی سے گر ہوگا سوالی — نہ پھیرے گی تجھے وہ گھر سے خالی
سُنے گی جس گھڑی تیری وہ تقریر — وہ بخشے گی تجھے فرزند شبّیرؑ
گدا نے جب سُنا یہ حال سارا — تو در پر فاطمہؑ کے جا پُکارا
کہ اے بیٹی محمدؐ مُصطفےٰ کی — کرو حاجت روا مجھ بے نوا کی
حسنؑ بخشا مجھے شیرِ خداؑ نے — کیا ہے مجکو خوش مشکل کُشا نے
سوال اب ہے مرا بنتِ نبیؐ سے — حسینؑ اب تو بھی دے مجھ کو خوشی سے

Taj Tahir Foundation

میں سائل ہوں ترے در پر خدارا | مجھے تو بخش دے شبیرؑ پیارا
علیؑ کے گھر کی تو مالک ہے بالکل | نہ کر دینے میں بیٹے کے تامل
دئے جب واسطے حق کے گدا نے | سُنی اس کی صدا خیر النساؑ نے
کہا خیر النساؑ نے اس گدا سے | کہ پیارا کچھ نہیں مجھ کو خدا سے
نہ دے تو واسطے حق کے خدارا | یہ حاضر ہے مرا شبیرؑ پیارا
رہِ مولا میں حاضر ہے مری جاں | کروں فرزند راہِ حق میں قرباں
حسینؑ ابنِ علیؑ اتنے میں آئے | کھڑے دیکھا حسنؑ کو سر جھکائے
کہا بھائی سے باہر کیوں کھڑے ہو؟ | کسی لڑکے سے شاید تم لڑے ہو؟
یہ فرمایا حسنؑ نے اے برادر | نہیں آنے کا اب میں گھر کے اندر
مجھے بخشا پدر نے اس گدا کو | میں دیکھوں کس طرح خیر النساؑ کو
مری کہہ بندگی خیر النساؑ سے | یہ کر پھر عرض بنت مصطفےٰؐ سے
میں جاتا ہوں مجھے اب دیکھ لو تم | جو کہنا ہو۔ مرے حق میں کہو تم
خدا جانے مروں گا یا جیوں گا | غرض خونِ جگر اپنا پیوں گا
حسنؑ کے جب سُنے پُر درد کلمے | تو زہراؑ سے حسینؑ آ کر یہ بولے
مرے بھائی حسنؑ باہر کھڑے ہیں | وہ آ کر تم سے مِلنا چاہتے ہیں
یہ سُن کر فاطمہؑ بولیں گدا سے | یہ ہے اب التجا تجھ بے نوا سے
رضا دے گھر میں آنے کی حسنؑ کو | ذرا میں دیکھ لوں اس گلبدن کو
غرض گھر میں حسنؑ جس وقت آئے | محمدؐ بھی وہاں تشریف لائے

Taj Tahir Foundation

کہا زہراؑ نے اے محبوب داور
میں دیتی ہوں پسر راہ خدا پر

یہ کہکر پانی زہراؑ نے منگایا
خوشی سے ان کو نہلایا دُھلایا

منگا کر خیمے سے کپڑوں کی گٹھری
وہیں حسنینؑ کی پوشاک بدلی

چھوہارے ان کو نانا نے کھلائے
نواسے دونو چھاتی سے لگائے

کہا حسنینؑ سے خیر النساؑ نے
کیا تم سے جدا مجھ کو خدا نے

خدا جانے کہاں جاؤ گے جانی
کرو گے تلخ میری زندگانی

مجھے تُم بن نہیں آرام ہو گا
سوا رونے کے اب کیا کام ہوگا

مُقدّر میں لکھی تھی یہ جُدائی
خدا نے یہ مُصیبت کیا دکھائی

وطن میں جس گھڑی آؤ گے پیارو
مجھے جیتا نہ تُم پاؤ گے پیارو

پُکاروں گی کسے حسنینؑ کہہ کر
بُلاؤں گی کسے سبطینؑ کہہ کر

جلے گا آتشِ ہجراں سے سینہ
نظر آئے گا اب سُونا مدینہ

نہ میری یاد تم دل سے بھُلانا
مری جاں! جلد اپنے گھر کو آنا

چلے تم دے کے اپنا داغ فرقت
خدا بخشے تمہیں گلزار جنّت

نہ نکلا کوئی بھی ارمان میرا
نہ دیکھا بیاہ کر دونو کا سہرا

رہے ارمان میرے جی کے جی میں
ہوا پیدا یہ کیسا غم خوشی میں

کلیجہ تھام کر روتی تھیں زہراؑ
اور اپنی جان کو کھوتی تھیں زہراؑ

کیا زہراؑ نے جب رو کر یہ مذکور
ہوا غم سے بنی ہاشم کا دل چور

محمدؐ اور علیؑ دونو تھے نالاں
مگر حسنینؑ خُرم اور شاداں

Taj Tamir Foundation

حسنؑ سے فاطمہؑ نے کی یہ گفتار
مرے شبیرؑ سے رہنا تو ہشیار

نہ ہونے پائے آزردہ یہ دلدار
خبردار اس سے اے بیٹا خبردار

نہ تجھ بن کوئی دلداری کرے گا
بھلا اب کون غمخواری کرے گا

کہا بیٹوں سے پھر یہ خوب رو کر
سنو تم بات میری کان دھر کر

گدا کو بڑھ کے مجھ سے جانیو تم
علیؑ سے اس کو برتر مانیو تم

تم اس کی خوب خدمت دل سے کرنا
قدم باہر اطاعت سے نہ دھرنا

گدا کے پاس پھر بیٹوں کو لائی
کہا حاضر ہے یہ میری کمائی

یہی دولت یہی حشمت ہے میری
یہی عظمت یہی نعمت ہے میری

اگر تو صاحب اولاد ہو گا
تجھے اولاد کا غم یاد ہو گا

نواسے ہیں یہ ختم المرسلینؐ کے
یہ پیارے ہیں امیر المومنینؑ کے

یہ سید ہیں مرے فرزند جانی
ہیں دیتی ہوں تجھے اپنی نشانی

خدا کے واسطے کچھ غور کیجو
نہ ان معصوموں کو تکلیف دیجو

نہ دل شکنی ذرا بچوں کی کیجو
جو کچھ مانگیں انہیں للہ دیجو

جو زہراؑ نے دیئے بیٹے گدا کو
کہا سونپا تمہیں بیٹا خدا کو

کیا رخصت انہیں حضرت علیؑ نے
اجازت دی انہیں حق کے نبیؐ نے

چلے حسنینؑ جب گھر سے نکل کر
ہوا تب فاطمہ کے گھر میں محشر

مدینے میں جو سب خرد و کلاں تھے
ہر اک کی آنکھ سے آنسو رواں تھے

ہوئے غائب نظر سے جس گھڑی وہ
ہوا تب فاطمہؑ کو سخت اندوہ

Taj Tahir Foundation

اب آگے کیا لکھوں زہراؑ کی حالت — قیامت ہے قیامت ہے قیامت

سُنو حسنینؑ کا اب حال مضطر — کہ گزری ان پہ کیا گھر سے نکل کر
چلے جب واں سے وہ زہراؑ کے پالے — تو پاؤں میں پڑے دونو کے چھالے
حسن نے پوچھا رستے میں گدا سے — ہمیں لے جائے گا کس جا بتا دے؟
کہا اس نے کہ ہے اک شہر جلسا — وہاں پر ہے ہمارا خاص ڈیرا
اگر جلدی روانہ ہو یہاں سے — تو ہے چالیس منزل اس مکاں سے
سُنا یہ حال تو معصوم بولے — الٰہی ہم تھکے ہیں اور ماندے
نہیں ہے ہمتِ رفتار ہم میں — نہیں ہے طاقتِ گفتار ہم میں
تو ہی پروردگارِ انس و جاں ہے — رحیم و دستگیرِ بے کساں ہے
اب آسانی سے اے بارِ الٰہا — ہمیں تو منزلِ مقصد پہ پہنچا
ہوئی مقبول شہزادوں کی زاری — ہوا جبرئیل کو یوں حکمِ باری
کہ طنابیں زمیں کی کھینچ اب تو — کہ آسانی سے جا پہنچیں یہ گلرو
کیا جبرئیلؑ نے جو حکمِ حق تھا — تو جلسا سامنے آنکھوں کے آیا
دُگانہ پڑھ کے فرزندانِ حیدرؑ — ہوئے داخل خوشی سے اس کے اندر
بپا تھا ہر طرف اک شورِ محشر — کہ تھا اس شہر کا حاکم ستمگر
یہودی تھا وہ کافر نام شمشاد — وہ شہر اس کی حکومت سے تھا آباد
تھی اس ظالم کے گھر میں ایک دختر — عجیب الخلق بدصورت سراسر

نہ تھی انسان کی صورت وہ خونخوار ۔۔۔ بلا تھی یا کوئی آفت وہ مُردار
وہ خونخواری پہ تھی اس درجہ مفتون ۔۔۔ وہ پیتی روز دو بچّوں کا تھی خون
یہودی تھا جو وہ حاکم ستم گار ۔۔۔ ہمیشہ بچّوں کا رہتا خریدار
گدا اس شہر میں ان کو بھی لایا ۔۔۔ جہاں بردے تھے واں لاکر بٹھایا
ہوا جبریلؑ کو یوں حُکم رب کا ۔۔۔ ہمارے حُکم سے جلسے میں تو جا
علیؑ کے لعل ہیں بکنے کو آئے ۔۔۔ وہ ہیں بردوں میں بیٹھے سر جھکائے
یہ جتنے اس جگہ بیٹھے ہیں بردے ۔۔۔ تو دے کر مول سب آزاد کر دے
جو آیا حُکم حق رُوحُ الامینؑ پر ۔۔۔ وہ پہنچے جلد جلسے کی زمیں پر
ہوئے جبریلؑ بردوں کے خریدار ۔۔۔ کیا آزاد پھر ان سب کو اک بار
ہوا بازار جب بردوں سے خالی ۔۔۔ رہے باقی وہی جنّت کے والی
یہودی کی سواری کا نظارا ۔۔۔ ہوا بازار میں جب آشکارا
کیا اس نے تصوّر دل میں اک بار ۔۔۔ کہ ہے بردوں سے خالی آج بازار
سوا ان دونوں کے کوئی نہیں ہیں ۔۔۔ سو وہ بھی لاغر و اندوہگیں ہیں
یہ کی حسنینؑ سے حاکم نے گفتار ۔۔۔ جو تم دونو بکو میں ہوں خریدار
کہا حسنینؑ نے بردے تو ہیں ہم ۔۔۔ بکیں گے۔ یہ ہمیں بیچے گا جس دم
یہ ہے صاحب ہمارا ہم ہیں بردے ۔۔۔ یہ بیچے یا ہمیں آزاد کر دے
ہمارے باپ اور ماں نے خوشی سے ۔۔۔ خدا کی راہ میں ہم کو دیا ہے
ہوا حیران وہ حاکم یہ سُن کر ۔۔۔ دیا زر تول کر ان کے برابر

Taj Tamir Foundation

گدا کو مال اور زر دے گیا وہ — نبی زادوں کو پھر گھر لے گیا وہ
ہوا غل شہر کے ہر اک مکاں پر — کہ آئے یوسفِ کنعاں یہاں پر
کوئی بولا کفِ افسوس مل کر — انہیں ماں باپ نے بھیجا ہے کیونکر
خدا جانے یہ کس ماں کے پسر ہیں — سپہرِ حُسن کے شمس و قمر ہیں
کوئی جلاد بے شک ہوئیں گے وہ — کہ ایسے لعل اپنے کھوئیں گے وہ
یہ کیسا تھا جگر مادر پدر کا — کیا جو عزم لڑکوں نے سفر کا
کوئی بولا فرشتے ہیں یہ بے شک — کہ جن کا نور ہے عرشِ بریں تک
عجب سیرت عجب یہ دلبری ہے — عجب صورت عجب جلوہ گری ہے
تماشائی تھا واں خلقت کا انبوہ — کوئی حیراں کوئی با درد و اندوہ
لگا کہنے یہ اپنے دل میں شمشاد — نہیں کوئی نرینہ میرے اولاد
میں ان لڑکوں کو فرزندی میں لوں گا — اور ان کو سلطنت بھی اپنی دوں گا
رہے کچھ روز وہ شمشاد کے پاس — مگر دل میں بھری تھی حسرت و یاس
نبی زادوں سے اک دن اس نے پوچھا — تمہارا شہر ہے بتلاؤ کس جا
بتاؤ نام تم جدّ و پدر کا — پتا مجھ کو بتاؤ اپنے گھر کا
تمہاری والدہ کا نام کیا ہے — کہو حسب و نسب کا کیا پتا ہے
یہ فرمایا حسنؑ نے اُس لعیں سے — ہم آئے ہیں عرب کی سرزمیں سے
محمد مصطفیٰؐ حق کا پیارا — ہے ختم المرسلیںؐ نانا ہمارا
ہمارا باپ شیرِ کبریاؑ ہے — ہماری والدہ خیر النساؑ ہے

ہمارا خانداں فخرِ عرب ہے
قریشی اور بنی ہاشم لقب ہے

ہمارا شہر ہے شہرِ مدینہ
ہمارے گھر ہے تابوت سکینہ

سُنا جب حال دشمن نے نبیؐ کا
ہوا ٹکڑے جگر اُس دم شقی کا

کہا حسنینؑ سے اُس بے حیا نے
تمہیں بھیجا یہاں میرے خدا نے

تمہیں رکھنا مرے حق میں ستم ہے
مجھے اب لات و عُزیٰ کی قسم ہے

نہ چھوڑوں گا تمہیں جیتا میں نہار
تمہارے حلق پر پھیروں گا تلوار

نہیں اب قتل خنجر سے کروں گا
علیؑ سے جا کے یثرب میں لڑوں گا

نہیں ڈرتا ہوں میں مولا علیؑ سے
کروں گا جنگ میں تنہا علیؑ سے

عداوت ہے مجھے اس خانداں سے
مٹاؤں گا نشاں ان کا جہاں سے

تمہارے خون کا پیاسا ہوں کب کا
بڑا دشمن ہوں میں میرِ عربؐ کا

دیا جلاد کو یہ حکم اُس نے
تو ان دونو کو جلدی قتل کر دے

سرِ ان دونو کے تو کعبے میں پہنچا
تو لاشیں ان کی کر دے غرقِ دریا

وہاں بیٹھا ہوا تھا ابنِ مشکور
یہودی سے سُنا یہ اُس نے مذکور

یہ کی اس شخص نے حاکم سے تکرار
نہ کر تُو قتل ان دونو کو زنہار

مدینے میں خبر پہنچے گی جس دم
شجاعانِ عرب آئیں گے پیہم

علیؑ کی ہوگی پھر تم پر چڑھائی
خدا جانے کہ کیسی ہو لڑائی

شجاعانِ عرب جس دم کہ آئیں
ترے مُلکوں پہ شاید فتح پائیں

لڑیں گے جس گھڑی انصار اُن کے
نہ مُنہ موڑیں گے ہرگز یار اُن کے

Taj Tahir Foundation

وہ ہیں گر واقعی آلِ پیمبر
تو اُن سے معجزہ کوئی طلب کر

اگر ہوں گے یہ لڑکے خاص سادات
نظر آئے گی سب اُن کی کرامات

عجیب الخلق ہے جو تیری لڑکی
لہو بچوں کا جو ہے پی کے جیتی

نبی زادوں کو لے جا گھر میں اب تو
دُعا ان سے یہ کر جا کر طلب تو

یہ دختر ہے ترے گھر میں جو حیواں
طفیلِ مصطفیٰؐ ہو جائے انساں

اگر ہو جائے اِنساں تیری دختر
تو ہیں بے شک یہ طفلانِ پیمبر

یہ سیّد ہیں تو وہ اِنسان ہوگی
ہماری جان بھی قربان ہوگی

وہ دختر تیری اب یا تو جیئے گی
وگرنہ خون پھر ان کا پیئے گی

یہودی نے کہا بہتر یہی ہے
جو تو نے مصلحت اس وقت کی ہے

وہاں سے جب وہ ظالم واپس آیا
نبی زادوں کو اپنے گھر میں لایا

گیا لے کر انہیں حجرے کے اندر
رہا کرتی تھی جس میں اس کی دختر

کہا۔ لڑکی جو یہ اِنسان ہوگی
تمہاری مخلصی آسان ہوگی

یہ کہہ کر پھر ہوا گھر سے برآمد
ہوئے حیران پسرانِ محمدؐ

کہا شبیرؑ نے شبرؑ سے رو کر
کرے گا قتل ہم کو یہ ستمگر

یہودی ہے یہ کافر ہے ستمگر
دکھاؤ معجزہ اس کو برادر

ہمیں یاں اس لئے تقدیر لائی
کہ ایماں لائے اس کافر کی جائی

پڑھے کلمہ نبیؐ کا یہ یہودی
بنے بردہ نبیؐ کا یہ یہودی

خدا کے آگے ہے اپنا یہ مطلب
کہ لڑکی اس کی ہو انسان یارب

Taj Tahir Foundation

دعا مانگی نبی زادوں نے جس دم / ہوئی تب رحمتِ ربِّ دو عالم
ہوئی انسان کی صورت وہ دختر / بنی شکلِ پری وہ ماہ پیکر
کروں تعریف کیا میں اُس پری کی / کہ سر سے پاؤں تک جلوہ گری تھی
کیا سجدہ خدا کو اُس حسیں نے / پڑھا کلمہ نبیؐ کا نازنیں نے
پکڑ کر ہاتھ لائے اس کا شبیرؑ / جہاں بیٹھا تھا وہ بے دین بے پیر
یہ فرمایا حسنؑ نے اس لعیں کو / کہ ظالم دیکھ لے اس مہ جبیں کو
تعجب میں ہوا ظالم یہودی / وہیں غش میں گرا ظالم یہودی
ہوئے حیران سب ارکانِ دولت / لگے سب مانگنے ایماں کی نعمت
کرو راہِ خدا تلقین ہم کو / بتاؤ مصطفےٰؐ کا دین ہم کو
یہودی نے بھی کی اُس وقت تقریر / خدا کے واسطے ہو عفو تقصیر
چلاؤ مجھ کو تم دینِ نبی پر / میں ہوں دل سے فدا مولا علیؑ پر
مجھے اب کیجئے جلدی مسلماں / میں لایا صدق دل سے تم پہ ایماں
کیا شہزادوں نے سب کو مسلماں / ہوئے سب مرد عورت اُن پہ قرباں
وہیں خدمت کو سارا شہر آیا / سبھوں نے آپ کا دیدار پایا
لگے کہنے کہ حضرت یاں رہو تم / ہمارے شہر میں برکت کرو تم
کہا حسنینؑ نے یارو سنو سب / ہمارا ٹھیرنا مشکل ہوا اب
عجب اک رات ہم نے خواب دیکھا / کہ اپنے باپ کو بے تاب دیکھا
ہوئے ہیں اب تو ہم جانے پہ مجبور / ہمیں اب ٹھیرنے سے رکھو معذور

Taj Tahir Foundation

نہایت جلد رخصت ہم کو کر دو ‏ — ‏ نہ اب اس بات میں غفلت ذرا ہو

ہوئے اس بات سے وہ لوگ ہشیار ‏ — ‏ گئے گھوڑے منگا کر خوب تیار

کوئی گھوڑا کوئی زر لے کے آیا ‏ — ‏ موافق اپنے ہر اک نذر لایا

ہوا حاضر پھر اس کے بعد شمشاد ‏ — ‏ معافی کے لئے کی اس نے فریاد

کیا پھر ہدیہ شبیرؑ و شبرؑ ‏ — ‏ بہت سا نقد و جنس و لعل و گوہر

پھر اک اپنے لئے گھوڑا منگایا ‏ — ‏ جو تھا اسباب اونٹوں پر لدایا

کیا حسنینؑ کو رخصت انہوں نے ‏ — ‏ چلے دونوں خوشی سے گھر کو اپنے

ملے جا کر مدینے میں علیؑ سے ‏ — ‏ محمدؐ مصطفیٰ حق کے نبیؐ سے

جناب فاطمہؑ از بس تھیں خوش حال
اب آگے ان کا کیا لکھوں میں احوال

Taj Tahir Foundation

مرکنٹائل پریس لاہور میں سید ممتاز علی اینڈ سنز پبلشرز ریلوے روڈ لاہور نے باہتمام منشی الٰہی بخش پرنٹر چھپوایا۔

Taj Tahir Foundation

بچوّں کے لئے کتابیں

موت کا راگ - جل مانسوں کے خونی جزیرے کی سیر - ایک دلچسپ قصہ ۲ ۰/

بچوّں کی بہادری - دو بلند ہمت بچوّں کے بہت دلچسپ قصے ، ۴ ۴/

سمندری شہزادی - جس نے وفادار بننے میں سخت مصیبتیں جھیلیں - اور آخر کار جان کھو دی - ایک بہت دلچسپ اور دردناک قصہ ، ۳ ۰/

سپاہی زادہ - امیرا اور منیرا کا بہت دلچسپ قصہ نظم میں - پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں گے - پڑھنے کے قابل - تصویر دار ، ۴/

چوہے بلی نامہ - چوہوں اور بلّی کی شاندار لڑائی - بچوّں کے لئے خوب مزے دار قصہ ہے - پڑھنے کے قابل نظم - تصویر دار ، قیمت ۲ ۰۰/

دل پسند کہانیاں - یہ وہ کہانیاں ہیں - جو دہلی کے شرفا کے گھروں میں امیر و غریب عورتیں اپنے خورد سال بچوّں کو سناتی ہیں - بچے انہیں سن کر بہت خوش ہوتے ہیں - دہلی کی زبان اور محاورے میں لکھی گئی ہیں تصویر دار ، ۹/

دلچسپ کہانیاں - بچوّں کے پڑھنے کے لئے آسان زبان میں نصیحت کی اچھی اچھی کہانیاں - لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے ، قیمت ۸ ۰/

تاج گیت - ننھے بچوّں کے لئے بہت ہی آسان شعر ، قیمت ۲ ۰/

تاج پھول - چھوٹے بچوّں کے لئے نصیحت کے آسان سبق اور ضروری آداب ۸/

امتیاز نچیسی - پچیس بہت آسان تصویر دار کہانیاں - قیمت ۷/

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت پنجاب لاہور

(صرف سرورق مطبوعہ گیلانی پریس لاہور)

Taj Tahir Foundation